# زکوٰۃ لینے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم

**مجیب:** مولانا محمد حسان عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-3380

**تاریخ اجراء:** 23 جمادی الاخریٰ 1446ھ/26 دسمبر 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک امام مستحق زکوۃ ہے تو کیا اسے زکوۃ دے سکتے ہیں؟ اور اگر وہ سامنے سے خود زکوۃ کا سوال کرے تو کیا اسے زکوۃ دینا درست ہوگا اور اس صورت میں اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی خرابی ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا امام جو مستحق زکوۃ ہو یعنی شرعی فقیر ہو (کہ ضرورت سے زائد نصاب کے برابر مال کا مالک نہ ہو) اور سادات کرام و بنو ہاشم میں سے نہ ہو تو اسے بلاشبہ زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے جبکہ تنخواہ میں نہ دی جائے بلکہ علیحدہ سے دی جائے، اس سے اس کی امامت پر کوئی حرج نہیں آئے گا۔

البتہ! زکوۃ مانگنے کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ جس کے پاس اپنی ضروریاتِ شرعیہ کو پورا کرنے کی مقدار مال موجود ہو یا اتنا مال تو نہ ہو، لیکن کما کر ضروریات پوری کر سکتا ہو، تو ایسے شخص کا سوال کرنا حرام ہے لہذا بیان کردہ صورت میں اگر امام کے پاس ضروریات کے مطابق نہ مال ہے اور نہ ہی اتنا کمانے پر قادر ہے تب تو اسے اپنی ضرورت کے بقدر سوال کرنا جائز ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج نہیں اور اگر امام اپنی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہے تو اس کا سوال کرنا ناجائز و حرام ہے البتہ انہیں زکوۃ دے دی تو ادا ہو جائے گی۔

پھر جس صورت میں اسے سوال کرنا جائز نہیں، اس صورت میں اگر یہ اعلانیہ لوگوں سے اپنی ذات کے لئے سوال کرتا ہے تو فاسق معلن ہے، جب تک اس عادت سے علی الاعلان توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

شرعی فقیر کے متعلق در مختار میں ہے:" (فقیر، وھو من له أدنی شيء) أي دون نصاب أو قدر نصاب غیر نام مستغرق في الحاجة "ترجمہ: شرعی فقیر وہ ہے جس کے پاس قلیل مال ہو یعنی نصاب سے کم ہو یا نصاب کی بقدر ہو لیکن غیر نامی ہو اور حاجت میں مستغرق ہو۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 2، ص 339، دار الفکر، بیروت)

فتاوی امجدیہ میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا:" امام اگر صاحب نصاب نہ ہو تو کیا زکوۃ، فطرہ لے سکتا ہے، اس سے اس کی امامت میں نقص تو نہیں ہو گا جبکہ وہ نہ معاوضہ سمجھ کر لیتا ہے اور نہ دینے والے کا یہ خیال ہوتا ہے؟ (ملخصًا)

آپ علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:" ایسا شخص صدقہ فطر اور زکوۃ لے سکتا ہے جبکہ لینا اور دینا اجرتِ امامت میں نہ ہو، امامت میں اس کی وجہ سے کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی امجدیہ، ج 1، ص 144، مکتبہ رضویہ، کراچی)

در مختار میں ہے" ولا یحل ان یسال من القوت من له قوت یومه بالفعل او بالقوة کالصحیح المکتسب ویاثم معطیه ان علم بحاله لاعانته علی المحرم "ترجمہ: جس کے پاس بالفعل آج کے دن کا کھانا ہے یا بالقُوّہ جیسے وہ تندرست اور کمانے پر قادر ہے، تو اسے کھانے کے لیے سوال حلال نہیں اور ایسے شخص کو دینے والا گنہگار ہو گا، اگر اسے اس کی کیفیت کا علم ہو، کیونکہ یہ حرام پر معاونت ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 2، ص 355، 354، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:" گدائی تین قسم ہے۔۔۔ دوسرے وُہ کہ واقع میں فقیر ہیں، قدرِ نصاب کے مالک نہیں مگر قوی و تندرست کسب پر قادر ہیں اور سوال کسی ایسی ضروریات کے لیے نہیں جو ان کے کسب سے باہر ہو کوئی حرفت یا مزدوری نہیں کی جاتی مفت کا کھانا کھانے کے عادی ہیں اور اس کے لیے بھیک مانگتے پھرتے ہیں انہیں سوال کرنا حرام، اور جو کچھ انہیں اس سے ملے وہ ان کے حق میں خبیث۔۔۔ انہیں بھیک دینا منع ہے کہ معصیت پر اعانت ہے، لوگ اگر نہ دیں تو مجبور ہوں کچھ محنت مزدوری کریں۔۔۔ **مگر ان کے دیئے سے زکوۃ ادا ہو جائیگی جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو کہ فقیر ہیں**، قال اللہ تعالیٰ: انما الصدقت للفقراء۔ (اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: صدقات فقراء کے لیے ہیں۔) (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 253، 254، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:" جب امام صاحب علی الاعلان لوگوں سے امداد کے طالب ہوتے ہیں تو ارتکاب حرام کرتے ہیں۔۔۔ اگر۔۔۔ علی الاعلان توبہ نہیں کرتے اور اپنی عادت نہیں چھوڑتے تو وہ فاسق معلن ہیں۔ (فتاوی بحر العلوم، ج 1، ص 430، شبیر برادرز، لاہور)

فاسق کی امامت کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے:”جو شخص فاسق وفاجر ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے پھر اگر فاسق معلن ہے تو کراہت تحریمی ہے اور اعادہ واجب، ورنہ تنزیہی اور اعادہ بہتر، واللہ تعالی اعلم۔(فتاوی رضویہ، ج28، ص51، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سوال کرنے والے کی امامت کے متعلق فتاوی تاج الشریعہ میں ہے:”صدقہ فطر کھانے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ باوجود یہ کہ وہ مالک نصاب نہیں ہے؟

جواب:اس کی اقتدا جائز ہے جبکہ بے سوال (بغیر مانگے) لیتا ہو، یونہی اگر بقدر کفایت کمانے پر قدرت نہ ہو تو ملزم نہیں اور اگر یہ بقدر کفایت کر سکے تو سوال کرنا ناجائز ہے اور اس کی امامت مکروہ ہے۔(فتاوی تاج الشریعہ، ج4، ص77، مطبوعہ شبیر برادرز)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net